صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 21

منگل 24 مئی 2016ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل 24 مئی 2016ء 16 شعبان 1437 ہجری 24 ہجرت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 118

صرف دنیا مانگنے والے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے رب! ہمیں (جو دینا ہے) دنیا ہی میں دے دے اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ (البقرہ:201)

شیطان کے حملوں سے بچنے،خواتین کو پردہ کرنے،انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے پرہیز اور عہدیداران کو اپنے نیک نمونے دکھانے کی تلقین

یہ زمانہ شیطان کے خلاف آخری جنگ کا ہے۔شیطان کو شکست دے کر ہم نے مسیح موعود کے مددگار بننا ہے

جماعتی ویب سائٹ سے مستفید ہوں۔خطبہ جمعہ باقاعدہ سنا کریں اور روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2016ء بمقام بیت ناصر گوٹن برگ سویڈن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 مئی 2016ء کو بیت ناصر گوٹن برگ سویڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔خطبہ کے آغاز میں سورۃ النور کی آیت 22 کی تلاوت وترجمہ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنوں کو ہوشیار کیا ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ایک مومن بھی شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہوسکتا ہے۔اس لئے ہر مومن کا فرض ہے کہ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھے۔شیطان انسان کو ورغلانے کی خاطر نیکی کی آڑ میں برائیوں کی طرف لے جاتا ہے۔یہ آیت اس بات پر بھی روشنی ڈال رہی ہے کہ کس طرح برائیاں پیدا ہوتی ہیں اور کیسے پھیلتی ہیں۔مثلاً ان لوگوں کی نظر میں عورتوں کا پردہ برائی ہے اس سے عورتوں کے حقوق غصب ہوتے ہیں۔بعض لڑکیاں بھی معاشرے کو دیکھ کر پردہ کرنے میں ڈھیلی ہوجاتی ہیں لیکن اس وقت پردہ اتارنے والی لڑکی اور عورت کو یہ خیال نہیں رہتا کہ اس کا ذکر تو قرآن کریم میں ہے۔فرمایا کہ عورت کی حیاء اس کا حیاء دار لباس ہے۔عورت کا تقدس اس کا غیر مردوں سے بلاوجہ میل ملاقات سے بچنے میں ہے۔اس بگڑے ہوئے زمانے میں استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔آنحضرت ﷺ ایسی عورتوں کے گھروں میں جانے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے جن کے خاوند گھر پر نہ ہوں۔اس حکم میں آپؐ نے ایک اصولی ارشاد عطا فرمادیا کہ نامحرم کبھی آپس میں آزادانہ جمع نہ ہوں کیونکہ اس سے شیطان کو اپنا کام کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔پس اس معاشرے میں احمدیوں کو خاص طور پر محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ برائیوں میں سے آج کل ٹی وی اور انٹرنیٹ بھی ہے۔اکثر گھروں میں بڑوں سے لے کر چھوٹے بچوں تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک ٹی وی یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے،نتیجتاً صبح آنکھ نہیں کھلی بلکہ ایسے لوگوں کو صبح نماز کے لئے اٹھنے کی طرف توجہ بھی نہیں ہوتی۔نماز جس کی ادائیگی ہر حالت میں ضروری ہے لیکن شیطان صرف ایک دنیاوی پروگرام کے لالچ میں نماز سے دور لے جاتا ہے۔حضور انور نے انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہر احمدی گھرانے کو ان تمام برائیوں سے بچنے کی تلقین فرمائی۔فرمایا کہ جب انسان کانوں،آنکھوں میں برکت کی دعا کرے گا۔جب سلامتی حاصل کرنے،اندھیروں سے روشنی کی طرف جانے،بیویوں کے حق ادا کرنے،اولاد کے قرۃ العین ہونے کی دعا کرے گا تو پھر بیہودگیوں اور فواحش کی طرف سے توجہ خود بخود ہٹ جائے گی اور یوں پورے گھر کو شیطان سے بچانے کا ذریعہ ایک مومن بن جاتا ہے۔ایسے حالات میں ہمیں ایم ٹی اے پر جماعت کے روحانی،علمی پروگراموں اور جماعتی ویب سائٹ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونا چاہئے۔فرمایا کہ تفریح کے لئے اگر دوسرے ٹی وی چینلز بھی دیکھنے ہوں تو وہ پروگرام دیکھیں جو شریفانہ ہوں۔جہاں بھی بیہودگی اور گند ہے اس سے بچیں کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ سے دوری پیدا ہوتی ہے۔فرمایا کہ ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں،اس سے جہاں دینی فائدہ ہوگا وہاں اس سے شیطان سے بھی دوری پیدا ہوگی۔اس سے گھروں میں سکون اور برکت بھی پیدا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچوں میں یہ احساس پیدا کریں کہ گھر میں ان کی اہمیت ہے،تو پھر سکون کی تلاش میں باہر نہیں نکلیں گے اور بیہودگیوں میں نہیں پڑیں گے۔ماں باپ بچوں کو بیوت الذکر سے جوڑیں،ذیلی تنظیموں کے پروگراموں میں شامل کروائیں۔ذیلی تنظیموں سے بھی میں کہوں گا کہ اپنے ممبران کو سنبھالیں۔پس عہدیداران اپنا رویہ ایسا رکھیں کہ ممبران کو جماعت سے جوڑیں،انہیں گمراہ نہ کریں۔فرمایا کہ ہم نے جب حضرت مسیح موعود کو مانا ہے تو اس لئے کہ اس زمانہ میں شیطان کے خلاف آخری جنگ ہے اور شیطان کو شکست دے کر ہم نے مسیح موعود کے مددگار بننا ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ سمیع اور علیم ہے۔پس تم دعا کرو کہ تم شیطان کے حملوں سے ہمیشہ محفوظ رہو۔عہدیداران اپنے قول وفعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنائیں اور دعا کریں کہ ان کے رویہ کی وجہ سے کوئی بھی شیطان کی جھولی میں نہ جانے والا ہو۔فرمایا کہ شیطان تو آخر وقت بھی اللہ کے ولیوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اس سے بچنے کے لئے توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہئے۔فرمایا کہ فاسق وفاجر پر تو اس کے کھلے کھلے حملے ہوتے ہیں لیکن زاہدوں پر بھی حملے کرتا ہے۔پس مومن کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا اور استغفار کرنی چاہئے کہ وہ شیطان کے ہر شر سے بچائے۔فرمایا آج کل ربنا ظلمنا انفسنا والی دعا بہت پڑھنی چاہئے۔اللہ کرے کہ ہم شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچنے والے ہوں اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔آمین

مالمو میں حضور انور کا استقبالیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ سویڈن کے دوران مالمو میں ایک استقبالیہ ہوا۔جس کی ریکارڈنگ پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں ایم ٹی اے پر نشر کی جائے گی۔احباب استفادہ فرمائیں۔

25 مئی 8:10pm, 11:55am

26 مئی 6:35am,01:05am

نماز ہر بالغ عاقل پر فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”پانچ نمازیں ہر بالغ عاقل (۔) پر فرض ہیں اور مَردوں پر یہ (بیوت الذکر) میں باجماعت فرض ہیں اور اس کے لئے انتظام ہونا چاہئے۔یا تو یہ کہہ دیں کہ ہم بالغ نہیں۔یا یہ کہہ دیں کہ بے عقل ہیں،تو ٹھیک ہے۔اور جب یہ دونوں چیزیں نہیں تو پھر باجماعت نماز کی ہر جگہ کوشش ہونی چاہئے“۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائناکالوجسٹ

تینوں ڈاکٹرز مورخہ 29 مئی 2016ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ان ڈاکٹرز سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں۔پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر وپرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبہ جمعہ

قرآن کریم میں نمازوں کی ادائیگی کی طرف کئی جگہ توجہ دلائی گئی ہے۔کہیں نمازوں کی حفاظت کا حکم ہے۔کہیں اس میں باقاعدگی اختیار کرنے کا حکم ہے۔کہیں اس کی وقت پر ادائیگی کا حکم ہے اور پھر اس کے لئے اوقات بھی بتا دیئے کہ نماز کی ادائیگی کے لئے فلاں فلاں اوقات ہیں جن پر مومن کو عمل کرنا چاہئے،اس کی پابندی کرنی چاہئے۔غرض کہ نمازوں کی ادائیگی اور اس کی فضیلت کے بارے میں بار بار خدا تعالیٰ نے ایک مومن کو تلقین فرمائی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ فرمایا کہ انسانی پیدائش کا مقصد ہی عبادت ہے

ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے ہمیں عبادتوں کے صحیح طریقے سکھائے۔ہمیں حکمت سکھائی کہ کس لئے عبادتیں کرنی ضروری ہیں۔بار بار متعدد موقعوں پر اپنی جماعت کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔اس کی تفصیلات اور جزئیات بتائی ہیں۔اس کی حکمت اور ضرورت بتائی ہے تا کہ ہم اپنی نمازوں کی اہمیت کو سمجھیں اور اس میں حسن پیدا کر سکیں

حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے نماز کی اہمیت،حکمت اور نمازوں کی پابندی اور نمازوں میں لذت و سرور وغیرہ امور کے حاصل کرنے سے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح

جو بیوت الذکر کے قریب رہتے ہیں وہ اپنی اپنی بیوت الذکر میں یا اپنے نماز سینٹروں میں باقاعدہ نماز کی ادائیگی کے لئے اور خاص طور پر فجر کی ادائیگی کے لئے جایا کریں اور صرف یہاں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں اس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ بیوت الذکر کو آباد کریں۔خاص طور پر اگر عہدیدار اور جماعتی کارکنان،واقفین زندگی اس طرف توجہ دیں تو نمازوں کی حاضری بہت بہتر ہوسکتی ہے

یہ خیال غلط ہے کہ صحت ہے تو سب کچھ ہے یا فلاں فلاں کام کرنے سے صحت قائم رہے گی یا بیمار ہوں گا تو فلاں دوائی لینے سے صحت ہو جائے گی۔یہ سب چیزیں جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم اگر نہیں ہوگا تو سب بیکار ہیں۔پس جس کے حکم سے یہ سب چیزیں چل رہی ہیں اس کے آگے ہمیں جھکنے کی ضرورت ہے اس کی عبادت کی ضرورت ہے۔اس سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔پس نمازیں جہاں مقصد پیدائش کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہیں وہاں ہمیں آفات اور مشکلات سے بھی بچاتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کے بہت سارے کام ایسے ہیں جو بظاہر ناممکن ہوتے ہیں لیکن اللہ سے تعلق ہو تو وہ ممکن بن جاتے ہیں

مکرمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کراچی کی وفات۔مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15-اپریل 2016ء بمطابق 15 شہادت 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

قرآن کریم میں نمازوں کی ادائیگی کی طرف کئی جگہ توجہ دلائی گئی ہے۔کہیں نمازوں کی حفاظت کا حکم ہے۔کہیں اس میں باقاعدگی اختیار کرنے کا حکم ہے۔کہیں اس کی وقت پر ادائیگی کا حکم ہے اور پھر اس کے لئے اوقات بھی بتا دیئے کہ نماز کی ادائیگی کے لئے فلاں فلاں اوقات ہیں جن پر مومن کو عمل کرنا چاہئے،اس کی پابندی کرنی چاہئے۔غرض کہ نمازوں کی ادائیگی اور اس کی فضیلت کے بارے میں بار بار خدا تعالیٰ نے ایک مومن کو تلقین فرمائی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ فرمایا کہ انسانی پیدائش کا مقصد ہی عبادت ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ ......(الذّاریات:57) کہ جن و انس کی پیدائش کا مقصد ہی عبادت ہے لیکن انسان اس مقصد کو پہچانتا نہیں اور اس سے دُور ہٹا ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری اُن کے لئے نہیں رہتی‘‘۔

پس یہ غرض ہے جو ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو اپنی تمام تر توجہ سے پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث بنتے رہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے رہیں۔

اور عبادت کی غرض کس طرح پوری ہوتی ہے۔اس کے لئے (دین حق) نے ہمیں پانچ وقت کی نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ایک روایت ایک حدیث میں ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔پس اس مغز کو حاصل کر کے ہی ہم عبادت کا مقصد پورا کر سکتے ہیں۔ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے ہمیں عبادتوں کے صحیح طریقے سکھائے۔ہمیں حکمت سکھائی کہ کس لئے عبادتیں کرنی ضروری ہیں۔بار بار متعدد موقعوں پر اپنی جماعت کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔اس کی تفصیلات اور جزئیات بتائی ہیں۔اس کی حکمت اور ضرورت بتائی ہے تا کہ ہم اپنی نمازوں کی اہمیت کو سمجھیں اور اس میں حسن پیدا کر سکیں۔

اِس وقت میں حضرت مسیح موعود کے بعض اقتباسات اس حوالے سے پیش کروں گا۔بعض دفعہ موسم کی شدت یا راتیں چھوٹی ہونے کی وجہ سے خاص طور پر فجر کی نماز میں سستی ہو جاتی ہے۔عمومی طور پر ظہر عصر کی نمازیں لوگ یا جمع کر لیتے ہیں یا بعض لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے صحیح طرح ادا ہی نہیں کرتے۔تو چاہے موسم کی شدت ہو،راتوں کی نیند پوری نہ ہونا ہو،کام میں مصروفیت ہو،اس وجہ سے لوگ نمازیں یا تو چھوڑ دیتے ہیں یا پھر بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بعض دفعہ کہتے ہیں کہ جی ہم نے تین نمازیں جمع کر لیں۔آجکل یہاں ان ملکوں میں بڑی تیزی سے نماز کا وقت پیچھے آ رہا ہے اور اب فجر کی نماز پہ بھی نظر آتا ہے کہ ایک ڈیڑھ صف کی کمی ہونی شروع ہوگئی ہے۔بعض

لوگ جو باہر سے آئے ہوئے ہیں ان کی وجہ سے کبھی کبھی تعداد زیادہ بھی ہو جاتی ہے لیکن مقامی لوگوں کو جو (بیوت الذکر) کے قریب رہتے ہیں یا جن کے حلقے ہیں اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ **اپنی اپنی (بیوت الذکر) میں یا اپنے نماز سینٹروں میں باقاعدہ نماز کی ادائیگی کے لئے اور خاص طور پر فجر کی ادائیگی کے لئے جایا کریں۔ اور صرف یہاں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں اس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ (بیوت الذکر) کو آباد کریں۔ خاص طور پر اگر عہدیدار اور جماعتی کارکنان، واقفین زندگی اس طرف توجہ دیں تو نمازوں کی حاضری بہت بہتر ہو سکتی ہے۔**

نمازوں کو باقاعدہ اور التزام سے پڑھنے کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ایک مجلس میں آپ نے فرمایا کہ:

''نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی (کہ ہماری مصروفیات ہیں، کام کی زیادتی ہے ہمیں نماز معاف کر دیں۔) آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ آسمان اور زمین اس کے امر سے قائم رہ سکتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ لوگ جن کی طبائع طبیعات کی طرف مائل ہیں کہا کرتے ہیں کہ نیچری مذہب قابل اتباع ہے کیونکہ اگر حفظ صحت کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو تقویٰ اور طہارت سے کیا فائدہ ہوگا؟''۔ (دنیا دار اس بات کی بحث کرتے ہیں کہ بہت سارے اصول ہیں ان پر عمل کرنا چاہئے۔ صحت کے بارے میں جو دنیاوی اصول ہیں اگر وہ ہوں مثلاً یہ کہ اِن اِن چیزوں پر عمل کرنا ہے اگر اس پہ عمل نہیں کرو گے تو صحت نہیں ہوگی۔ وہ تقویٰ اور طہارت کس طرح قائم رہ سکتی ہے اور صرف تقویٰ قائم رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''سو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت ادویات بے کار رہ جاتی ہیں اور حفظ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آ سکتے۔ نہ دوا کام آ سکتی ہے، نہ طبیب حاذق۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امر ہو تو الٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے''۔

پس اللہ تعالیٰ کا فضل اصل چیز ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ صحت ہے تو سب کچھ ہے یا فلاں فلاں کام کرنے سے صحت قائم رہے گی یا بیمار ہوں گا تو فلاں دوائی لینے سے صحت ہو جائے گی۔ یہ سب چیزیں جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم اگر نہیں ہوگا تو سب بیکار ہیں۔ پس جس کے حکم سے یہ سب چیزیں چل رہی ہیں اس کے آگے ہمیں جھکنے کی ضرورت ہے۔ اس کی عبادت کی ضرورت ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ پس نمازیں جہاں مقصد پیدائش کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہیں وہاں ہمیں آفات اور مشکلات سے بھی بچاتی ہیں کیونکہ بہت سارے کام ایسے ہیں جو بظاہر ناممکن ہوتے ہیں لیکن اللہ سے تعلق ہو تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کے وہ ممکن بن جاتے ہیں۔ پس جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا۔ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو وہاں مشیّتِ ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور اُلوؤں کا مسکن ہو گیا۔ اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ (یعنی مکہ۔ خانہ کعبہ) پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرلو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے''۔ (جو سمجھتے ہیں کہ دنیا کے مشاغل ہمیں بہت ہیں۔ مصروفیات بہت ہیں اور عبادتوں کی، نمازوں کی فرصت نہیں ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔) ''ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائض خداوندی فوت ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مجبوری کی حالت میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا جمع کر کے پڑھ لینا جائز ہے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر حُکّام سے نماز پڑھنے کی اجازت طلب کر لی جائے تو وہ اجازت دے دیا کرتے ہیں۔'' (جہاں انسان نوکری کرتا ہے، ملازمت کرتا ہے اگر ان افسروں پر اچھا اثر ہو اور ان سے اجازت لی جائے نمازوں کی تو نماز پڑھنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔) فرمایا ''نیز اعلیٰ حُکّام کی طرف سے ماتحت افسروں کو اس بارے میں خاص ہدایات ملی ہوئی ہوتی ہیں۔'' (بعض جگہ ہدایات ہوتی بھی ہیں۔) فرمایا کہ ''**ترکِ نماز کے لئے ایسے بے جا عذر بجز اپنے نفس کی کمزوری کے اور کوئی نہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم و زیادتی نہ کرو۔ اپنے فرائض منصبی نہایت دیانتداری سے بجالاؤ۔**''

پھر صرف نمازیں ہی نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر آپ ہم سے توقع رکھتے ہیں اور اس بارے میں نوافل اور تہجد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا؟'' (اگر سارے وقت، ہر سانس، ہر لمحہ انسان نے دنیاداری کے کمانے میں صَرف کر دیا تو آخرت کے لئے کیا جمع کیا) فرمایا کہ ''تہجد میں خاص کر اُٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بباعث ملازمت کے ابتلا آ جاتا ہے۔'' فرمایا کہ ''رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئے۔ ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہوں گے اس لئے یہ گنجائش رکھ دی۔ مگر یہ گنجائش تین نمازوں کے جمع کرنے میں نہیں ہو سکتی۔ جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ سزا پاتے ہیں (اور موردِ عتابِ حُکّام ہوتے ہیں) تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے''۔

آخر دنیاوی ملازمتوں میں، دنیاوی کاموں میں بھی لوگ بعض دفعہ سزا پاتے ہیں اور تکلیف اٹھاتے ہیں تو نمازیں پڑھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاطر اگر تھوڑی سی تکلیف اٹھا لی تو یہ تو فائدہ ہی فائدہ ہے۔ پس ایک مومن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اب راتیں چھوٹی آ رہی ہیں۔ نہ چھوٹی راتوں کی وجہ سے نماز قضاء ہو۔ اور نہ ہی چھوٹی راتیں نماز ادا کرنے سے روکیں اور نہ دنیاوی کاموں کی مصروفیات اس کے رستے میں روک بنیں۔ پس اس لحاظ سے ہمیں ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

ہم میں سے بہت سے نماز ایک فرض سمجھ کر تو ادا کرتے ہیں لیکن اس کی حقیقت کو صحیح طور پر نہیں جانتے۔ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:

''نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں''۔ (مجبوری سے دے رہے ہیں، ادا کر رہے ہیں گویا کہ ٹیکس لگا ہوا ہے۔) ''نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناءِ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہے بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے''۔ فرمایا: ''مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظّ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو''۔ فرمایا کہ ''جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے''۔ (بعض دفعہ منہ بدمزہ ہو جاتا ہے بیماری کی وجہ سے۔) ''اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظّ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذّت اور سرور نہ ہو''۔ (ایک طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے پیدا ہی عبادت کے لئے کیا ہے پھر اس میں کوئی لذت بھی نہیں رکھی۔) فرمایا کہ ''لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔'' (اس سرور کو کوئی حاصل کرنے والا بھی تو ہو۔) ''اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ ...... (الذّاریات:57) اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں''۔ (ہر کام میں اللہ تعالیٰ نے لذّت وسرور رکھا ہے اور روزمرہ کے جو کام ہیں ان سے اس کا پتا چلتا ہے، مشاہدے میں باتیں آتی ہیں۔) پھر فرمایا کہ ''مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء'' (جو بھی کھانے پینے والی چیزیں ہیں) ''انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟'' (بڑے مزیدار کھانے پکے ہوں تو بڑا مزہ آتا ہے۔) ''کیا اس ذائقہ، مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں؟ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات۔ حیوانات ہوں یا انسان حظّ نہیں پاتا؟'' (کھانے کا مزا بھی لیتا ہے اور خوبصورتی کا مزا بھی۔ خوبصورت چیز دیکھ کے آنکھوں کے ذریعہ سے اس کا لطف اٹھاتا ہے۔) ''کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟'' (اللہ تعالیٰ نے کان رکھے ہیں۔ اب کانوں میں سریلی آوازیں پہنچیں تو اس سے دل خوش ہوتا ہے۔) ''پھر کیا کوئی دلیل اَور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں''۔ (ان ساری چیزوں میں تو لذت ہے۔ ان سے تو سرور ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں لیکن عبادت میں اگر لذت نہیں ہے تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ یہ ساری باتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ یقیناً عبادت میں بھی اللہ تعالیٰ نے لذت رکھی ہے) فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو جوڑا پیدا کیا اور مرد کو رغبت دی ہے اب اس میں زبردستی نہیں کی بلکہ ایک لذت بھی دکھلائی ہے۔ اگر محض توالد وتناسل ہی مقصود بالذات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہوسکتا''۔ فرمایا ''خدا تعالیٰ کی علّت غائی بندوں کا پیدا کرنا تھا اور اس سبب کے لئے ایک تعلق عورت مرد میں قائم کیا اور ضمناً اس میں ایک حظّ رکھ دیا جو اکثر نادانوں کے لئے مقصود بالذات ہوگیا ہے۔'' (بعض لوگ دنیا دار صرف یہی سمجھتے ہیں کہ یہی ہمارا مقصد ہے۔) فرمایا کہ ''اسی طرح سے خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔ اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ **''جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے اسی طرح پر، ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کم بخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پاسکتا''۔**

اگر ایک مریض ایک اچھی غذا اپنے مرض کی وجہ سے بیماری کی وجہ سے منہ کڑوا ہونے کی وجہ سے اس کو پسند نہیں آتی اس کا ذائقہ محسوس نہیں ہوتا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ کھانا خراب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مریض ہے۔ اسی طرح جو نماز اور عبادت سے حظ نہیں اٹھاتا اس کا مطلب یہ نہیں کہ نمازوں میں حظ نہیں ہے یا اللہ تعالیٰ نے لطف نہیں رکھا۔ رکھا ہے لیکن انسان کی اپنی طبیعت بیماری، بدذوقی اس سے لطف نہیں اٹھاتی۔

پس ہمیں ایسی عبادتوں کی تلاش کرنی چاہئے جس میں لذت وسرور ہو، نہ کہ صرف ایک بوجھ سمجھ کر گلے سے اتارا جائے۔ جب ایسی صورت ہوگی تو پھر جیسا کہ مَیں نے کہا بعض لوگ لمبی راتوں میں تو فجر کی نماز پہ آجاتے ہیں۔ اب چھوٹی راتیں ہوں تو فجر کی نماز پہ آنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی توجہ پھر اس طرف رہے گی تاکہ سرور حاصل ہو اور باقی نمازوں کی ادائیگی کا بھی خیال رہے گا۔

پھر لذت وسرور کے مضمون کو مزید بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''غرض میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت و سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے'' (کہ ان کو اس کا پتا نہیں) ''پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور (نداء دینے والا نداء) دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے۔ گویا ان کے دل دکھتے ہیں''۔ (یعنی (نداء) کی آواز سنی تو سننا بھی نہیں چاہتے کہ اوہو اب تو نماز پہ جانا پڑے گا۔ یا توجہ ہی نہیں دیتے۔) ''یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو (بیوت الذکر) کے نیچے ہیں مگر کبھی جاکر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے''۔ (فرمایا کہ کھانے کا، پھلوں کا، باقی چیزوں کا زبان میں مزا آتا ہے ناں اسی طرح اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کا بھی مزا چکھا دے۔) فرمایا کہ ''کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت باعتبار اس کے مجسّم ہوکر سامنے آجاتی ہے''۔ (خوبصورتی بھی یاد رہتی ہے، بدصورتی بھی یاد رہتی ہے۔) ''ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے۔ وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے۔ پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔'' فرمایا کہ ''مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشے باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے''۔ (یہ جو نصیحت ہے نشے باز کا بھی جو یہ نمونہ ہے اس سے بھی ایک عقلمند انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے) ''اور وہ (کیا فائدہ اٹھائے) یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے۔'' (مزا آتا ہے یا نہیں آتا۔ اس کوشش میں ہو کہ مجھے مزا آئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرے اور باقاعدگی اختیار کرے، پڑھتا جائے۔) ''یہاں تک کہ اس کو سرور آجاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے اسی طرح سے ذہن میں اَور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسے سرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشے باز کے اضطراب اور قلق وکرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذّت حاصل ہو''۔ (ایک کرب پیدا ہو، ایک قلق پیدا ہو، اس کی وجہ سے دعا ہو۔) فرمایا کہ ''تو مَیں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی۔ پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے''۔ فرمایا کہ ''اِنَّ الْحَسَنٰتِ ...... (ھود:115) نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے'' (یہ دعا ہو) فرمایا کہ ''یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ ...... (ھود:115) یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہیں یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں''۔ (یہ بھی دنیا میں نظر آتا ہے کہ بظاہر بڑی نمازیں بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، لیکن بدیاں کرتے ہیں۔) فرمایا ''اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ''۔ (سچائی کے ساتھ اور دل لگا کر اور روح کی گہرائی سے نماز نہیں پڑھتے۔) ''وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا، اَلصَّلٰوۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن وجمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دُور کرتی ہے۔ نماز نشست وبرخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔''

پھر نماز کی مختلف حالتوں کی حکمت اور جو اثر ان کا ہم پہ ہونا چاہئے، اس کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ: ''یاد رکھو صلوٰۃ میں حال اور قال دونوں کا جمع ہونا ضروری ہے''۔ (یعنی اپنی ایسی کیفیت بھی پیدا ہو، ایسی حالت پیدا ہو جو نماز کی حالت ہونی چاہئے اور دوسرے یہ بھی احساس ہو کہ انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہے اس سے باتیں کر رہا ہے۔) فرمایا کہ ''بعض وقت اعلام تصویری ہوتا ہے''۔ (یعنی تصویری حالت پیدا ہوتی ہے۔ ایسی شکل پیدا ہوتی ہے جس کو تصویری شکل دی جاتی ہے۔) فرمایا ''ایسی تصویر دکھائی جاتی ہے جس سے دیکھنے والے کو پتا ملتا

ہے کہ اس کا منشاء یہ ہے۔ ایسا ہی صلوٰۃ میں منشائے الٰہی کی تصویر ہے''۔ (نمازیں جو ہیں، اس کی جو مختلف حالتیں ہیں اس میں اللہ تعالیٰ انسان سے کیا چاہتا ہے اس کا ایک تصویری نمونہ قائم کیا گیا ہے۔) فرمایا کہ ''نماز میں جیسے زبان سے کچھ پڑھا جاتا ہے ویسے ہی اعضاء و جوارح حرکات سے کچھ دکھایا بھی جاتا ہے''۔ (نماز میں جو ہم منہ سے پڑھتے ہیں، ہماری جو حرکتیں ہیں ان کا اظہار بھی ان الفاظ کے ساتھ ہونا چاہئے۔) فرمایا ''جب انسان کھڑا ہوتا ہے اور تحمید و تسبیح کرتا ہے اس کا نام قیام رکھا۔ اب ہر ایک شخص جانتا ہے کہ حمد و ثنا کے مناسب حال قیام ہی ہے''۔ (جب انسان کھڑا ہو، تسبیح و تحمید کر رہا ہو، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر رہا ہو تو کھڑا ہو کے کرتا ہے۔) فرمایا کہ دیکھو ''بادشاہوں کے سامنے جب قصائد سنائے جاتے ہیں تو آخر کھڑے ہو کر ہی پیش کرتے ہیں۔ تو اِدھر ظاہری طور پر قیام رکھا ہے اور اُدھر زبان سے حمد و ثنا بھی رکھی ہے۔ مطلب اس کا یہی ہے کہ روحانی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو''۔ (جب سامنے کھڑا ہو اور سورۃ فاتحہ پڑھ رہا ہو اور حمد و ثنا کر رہا ہو تو روحانی طور پر بھی یہ قیام نظر آنا چاہئے، دل پہ اثر ہونا چاہئے۔) فرمایا کہ ''حمد ایک بات پر قائم ہو کر کی جاتی ہے۔ جو شخص مُصدق ہو کر کسی کی تعریف کرتا ہے تو وہ ایک رائے پر قائم ہو جاتا ہے''۔ (جھوٹی تعریفیں تو نہیں ہوتیں جب کسی کی تعریف کی جاتی ہے۔ اگر حقیقی سچا انسان ہے تو کسی کی تصدیق کر کے ہی تعریف کرتا ہے۔) فرمایا کہ ''اس اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہنے والے کے واسطے یہ ضروری ہوا کہ وہ سچے طور پر اَلْحَمْدُلِلّٰہ اسی وقت کہہ سکتا ہے کہ پورے طور پر اس کو یقین ہو جائے کہ جمیع اقسام محامد کے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں''۔ (تمام قسم کی جو تعریفیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔) ''جب یہ بات دل میں انشراح کے ساتھ پیدا ہو گئی تو یہ روحانی قیام ہے''۔ (جب دل میں یہ بات پیدا ہو جائے گی کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ وہی سب تعریفوں کے قابل ہے اور اسی کی تعریف کرنی چاہئے اور اس کے علاوہ کوئی اور دوسرا نہیں جس کی تعریف کی جائے تو یہ صرف ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا، قیام نہیں بلکہ یہ روحانی قیام ہو جائے گا۔ پھر) ''کیونکہ دل اس پر قائم ہو جاتا ہے اور پھر سمجھا جاتا ہے کہ وہ کھڑا ہے۔ حال کے موافق کھڑا ہو گیا تا کہ روحانی قیام نصیب ہو''۔ (یہ اس کی حالت ہے جو دلی حالت ہے اس کے مطابق کھڑا ہو گیا۔) ''پھر رکوع میں سُبْحَانَ ...... کہتا ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کی عظمت مان لیتے ہیں تو اس کے حضور جھکتے ہیں۔ عظمت کا تقاضا ہے کہ اس کے لئے رکوع کرے۔ پس سُبْحَانَ ...... زبان سے کہا اور حال سے جھکنا دکھایا''۔ (زبان نے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اظہار کیا، اس کی پاکیزگی بیان کی اور اس کے ساتھ ہی انسان رکوع میں چلا گیا، جھک گیا) ''یہ اس قول کے ساتھ حال دکھایا''۔ (یعنی وہ بات منہ سے نکلی اور ساتھ ہی جب حالت طاری ہو گئی تو وہ جھکنے کی تھی رکوع کی تھی)

''پھر تیسرا قول ہے سُبْحَانَ ...... اعلیٰ اَفْعَلُ تفضیل ہے''۔ (یعنی فضیلت دینے کی عملی شکل ہے یہ سجدے کی حالت ہے۔ مطلب ہے یہ فضیلت کا اعلیٰ ترین اظہار ہے۔) ''یہ بالذّات سجدہ کو چاہتا ہے'' (جب اللہ تعالیٰ کی فضیلت بیان کرنے کا، اس کی پاکیزگی بیان کرنے کا اور بڑائی بیان کرنے کا یہ اعلیٰ ترین اظہار ہو تو پھر یہ اس چیز کو چاہتی ہے کہ سجدہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور بالکل جھک جایا جائے۔) ''اس لئے اس کے ساتھ حالی تصویر سجدہ میں گرنا ہے''۔ (اب ظاہری تصویر اس حالت کی یہ ہو گی کہ انسان سجدے میں گر جائے) اس اقرار کے مناسب حال ہیئت فی الفور اختیار کر لی''۔ (یعنی جب اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور اس کا اعلیٰ ہونا اور اس کی سب پر فضیلت کا دل سے اقرار کیا تو ساتھ ہی زمین پر سجدہ میں ماتھا ٹکا دیا۔ یہ اس کا اختیار ہے۔ یہ جو حالت ہے اس کا اظہار ہے) فرمایا کہ ''اس قال کے ساتھ تین حال جسمانی ہیں۔ ایک تصویر اس کے آگے پیش کی گئی۔ ہر ایک قسم کا قیام بھی کیا گیا ہے۔ زبان جو جسم کا ٹکڑا ہے اس نے بھی کہا اور وہ شامل ہو گئی۔ تیسری چیز اَور ہے وہ اگر شامل نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ وہ کیا ہے؟ وہ قلب ہے''۔ (دل ہے۔) ''اس کے لئے ضروری ہے کہ قلب کا قیام ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر نظر کر کے دیکھے کہ درحقیقت وہ حمد بھی کرتا ہے اور کھڑا بھی ہے اور روح بھی کھڑا ہوا حمد کرتا ہے۔ جسم ہی نہیں بلکہ روح بھی کھڑا ہے''۔ (یعنی کہ دل سے۔ اللہ تعالیٰ تو دل کی حالت جانتا ہے اس کو پتا لگ رہا ہے کہ جسم کے ساتھ روح بھی کھڑی حمد کر رہی ہے یا جھک رہی ہے یا سجدہ کر رہی ہے) ''اور جب سُبْحَانَ ...... کہتا ہے تو دیکھے کہ اتنا ہی نہیں کہ صرف عظمت کا اقرار ہی کیا ہے۔ نہیں، بلکہ ساتھ ہی جھکا بھی ہے اور اس کے ساتھ ہی روح بھی جھک گیا ہے۔ پھر تیسری نظر میں خدا کے حضور سجدہ میں گرا ہے۔ اس کی علوّ شان کو ملاحظہ میں لا کر اس کے ساتھ ہی دیکھے کہ روح بھی الُوہیت کے آستانہ پر گری ہوئی ہے'' (روح بھی گر جائے ساتھ ہی۔ یعنی کہ دل بھی اسی طرح سجدے میں چلا جائے۔) ''غرض یہ حالت جب تک پیدا نہ ہو لے اس وقت تک مطمئن نہ ہو کیونکہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃ کے معنی یہی ہیں۔ اگر یہ سوال ہو کہ یہ حالت پیدا کیونکر ہو،'' (کس طرح پیدا کی جائے) ''تو اس کا جواب اتنا ہی ہے کہ نماز پر مداومت کی جاوے''۔ (با قاعدگی اختیار کرو نمازیں پڑھنے میں) ''اور وساوس اور شبہات سے پریشان نہ ہو''۔ (نماز پڑھتے ہوئے وسوسے بھی آتے ہیں۔ شبہات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے پریشان نہ ہو بلکہ با قاعدگی سے نمازیں پڑھتے چلے جاؤ۔) ''ابتدائی حالت میں شکوک و شبہات سے ایک جنگ ضرور ہوتی ہے''۔ (شروع شروع میں جو شکوک و شبہات ہیں، وسوسے ہیں ان سے انسان کی ایک جنگ رہتی ہے۔ شیطان حملے کرتا ہے۔ شیطان سے جنگ جاری رہتی ہے۔) ''اس کا علاج یہی ہے کہ نہ تھکنے والے استقلال اور صبر کے ساتھ لگا رہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے۔ آخر وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جس کا (فرمایا کہ) مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے''۔

پس مستقل مزاجی شرط ہے۔ اگر انسان میں پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ دوڑ کر پھر اپنے بندے کی طرف آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو بہت سے لوگ سمجھتے نہیں۔ جلد بازی میں خدا تعالیٰ کے در کو چھوڑ دیتے ہیں یا اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ کم اہمیت سمجھتے ہیں اور دنیاداروں کی طرف بھی پھر دوڑ لگا دیتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنی اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے''۔ (ایک دوسرے سے عام واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ سوال ہوتے ہیں لیکن ایسے سوال جن کا تعلق صرف خدا تعالیٰ سے ہے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی سے امید رکھنا اور صرف اسی پر انحصار کرنا یہ چیز غلط ہے۔) فرمایا کہ ''جب تک انسان پورے طور پر خفیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے، سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا (-) اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ (دین حق) کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی، سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانے پر گری ہوئی ہوں۔ جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے''۔ (بہت سے پُرزوں کو چلاتا ہے) ''پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقت عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ وَجَّھْتُ ...... کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لا ریب وہ (-) ہے، وہ مومن اور حنیف ہے''۔ (جس طرح منہ سے کہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ بھی ہو جائے تو (-) بھی ہے، وہ مومن بھی ہے اور وہ حنیف بھی ہے، موحّد بھی ہے۔) ''لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے''۔ (یعنی ایک طرف اللہ تعالیٰ کی طرف جھک رہا ہے یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس طرف جھک رہا ہے یا اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی ملا رہا ہے) ''وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آ جانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے''۔ (یعنی پھر اللہ تعالیٰ اس سے پرے ہٹ جاتا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ ظاہری طور پر بھی جھکنے والا نہیں ہوتا۔) فرمایا کہ ''ترک نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں) اُدھر ہی جھکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے''۔ (درختوں کی شاخیں اگر باندھ کر ایک طرف کر دی جائیں تو ادھر ہی چلتی جاتی ہیں۔ اس لئے اگر انسان بھی پھر بندوں کی طرف جھکتا ہے تو پھر بندوں کی طرف ہی چلا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اس کا دل سخت ہو جاتا

ہے۔) فرمایا کہ ”جیسے وہ شاخیں۔ (جو ایک طرف جھکتی ہیں) پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دُور ہوتی جاتی ہے۔ پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔ اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تا کہ اولاً وہ ایک عادت راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آ جاتا ہے جب کہ انقطاع کُلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذّت کا وارث ہو جاتا ہے۔ (پہلے تو کوشش کر کے نماز پڑھنی پڑتی ہے اور آہستہ آہستہ جب عادت پڑ جائے، خالص ہو کے جب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا چلا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن جاتا ہے۔) فرمایا کہ ”مَیں اس امر کو پھر تاکید سے کہتا ہوں۔ افسوس ہے کہ مجھے وہ لفظ نہیں ملے جس میں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی برائیاں بیان کر سکوں۔ لوگوں کے پاس جا کر منت خوشامد کرتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی ہے کیونکہ یہ تو لوگوں کی نماز ہے۔ پس وہ اس سے ہٹتا اور اُسے دور پھینک دیتا ہے۔ مَیں موٹے الفاظ میں اس کو بیان کرتا ہوں۔ گو یہ امر اس طرح پر نہیں ہے مگر سمجھ میں خوب آ سکتا ہے۔“ (یہ باتیں اس طرح تو نہیں لیکن ایک دنیاوی مثال ہے وہ سمجھانے کے لئے بیان کرتا ہوں) ”کہ جیسے ایک مردِ غیّور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے اور جس طرح پر وہ مرد ایسی حالت میں (یہ بھی صورت ہو جاتی ہے کہ) اس نابکار عورت کو واجب القتل سمجھتا“۔ (بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔) پس فرمایا کہ ”عبودیت اور دعا خاص اسی ذات کے مدّ مقابل ہیں۔“ (یعنی کہ عبودیت و دعا صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہئے۔ کیونکہ) ”وہ (اللہ تعالیٰ) پسند نہیں کر سکتا کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جاوے یا پکارا جاوے۔ **پس خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ نماز اور توحید کچھ ہی کہو کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے اس وقت بے برکت اور بے سُود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلّل کی روح اور حنیف دل نہ ہو۔**“

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم بہت روئے۔ بہت نماز پڑھیں لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ ایسے لوگوں کی بات کی نفی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا (۔ یہ بات) بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے کہ

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

(یعنی وہ عاشق ہی کیا کہ محبوب جس کی طرف نظر ہی نہ کرے۔ اے صاحب! درد ہی نہیں ہے وگرنہ طبیب تو موجود ہے۔ یہ غلط ہے کہ تمہیں درد ہے) ”خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آ جاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔“ (یہ بہت بڑی بات ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ جس طرح اس نے کہا ہے اس طرح چلو۔) ”اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔“ (اللہ تعالیٰ سے سچی محبت پیدا کرو۔) فرمایا کہ ”اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔“

پس اپنی حالت ہمیں ایسی بنانے کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری سنے۔ جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سنتا نہیں ان میں سے اکثریت تو نمازیں بھی پانچ وقت پوری نہیں پڑھتی۔ صرف نماز کا خیال اس وقت آتا ہے جب کوئی دنیاوی مشکل ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ضرور سنوں گا لیکن تم میرے حکموں پر چلو۔ اور ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے شکوہ ہے تو پہلے اس بات کا جواب دے کہ کتنے ہیں جو (حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ جو لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم میں سات سو حکم ہیں کہ) ان سات سو حکموں پر عمل کرتے ہیں۔

اگر یہی مقابلہ کرنا ہے تو پھر وہاں بھی مقابلہ آ گیا۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس کے باوجود اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے ان سے صرفِ نظر کرتا ہے۔ ان کی بہت ساری باتوں سے ان کی بعض دعاؤں کو سن بھی لیتا ہے۔ کئی لوگ ہیں جو شاید نمازیں باقاعدہ بھی نہیں پڑھنے والے لیکن ان کی بعض دعائیں سنی گئیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو دعاؤں کے بغیر ہی اپنی دوسری صفات کے تحت ان کی ضروریات پوری کر دیتا ہے۔ پس شکوہ کرنے کا تو کوئی مقام ہی نہیں ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے مطابق اپنی عبادتوں اور نمازوں اور دوسرے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں (دین حق) کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی“۔ فرمایا کہ ”نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک بُرے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں اَنانیت اور شیخی دُور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا“۔ فرمایا کہ ”عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے“۔ اگر صحیح کامل عبودیت حاصل کرنی ہے تو اس کے لئے بہترین سکھانے والی چیز جو ہے، معلم جو ہے وہ نماز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ **”میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم، نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔“**

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کرنے والے ہوں کہ ہماری روح اور ہمارے جذبے نماز کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کراچی کا ہے۔ 27 مارچ کو امریکہ میں مختصر علالت کے بعد 90 سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی (-)۔ 1943ء میں شیخ رحمت اللہ صاحب کے ساتھ ان کا نکاح ہوا تھا۔ اپنے خاوند سے پہلے 1944ء میں لاہور میں انہوں نے حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر احمدیت قبول کی اور تمام عمر خلافت کے ساتھ اپنے عہد بیعت کو بڑے صدق و صفا سے نبھایا۔ اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھنے کی تلقین فرماتی رہیں۔ خلافت کا انتہائی احترام کرنے والی تھیں۔ جب سے ایم ٹی اے شروع ہوا اس کو دیکھنا آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نہایت صابرہ اور شاکرہ، دعا گو، تہجد گزار اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ تلاوت قرآن کریم آپ باقاعدگی سے کرتیں۔ جب خاوند کو کراچی میں خدمت کا موقع ملا تو اپنے خاوند کے ساتھ شانہ بشانہ آپ بھی جماعت کی خدمت کرتی رہیں۔ مہمان نوازی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ جب شیخ صاحب امیر جماعت کراچی تھے تو ان کی بہت مصروفیات تھیں۔ اس زمانے میں مہمان داری بھی اس میں بڑی ہوتی تھی۔ اس کی ذمہ داری بھی آپ نے خوب نبھائی۔ حضرت مصلح موعود، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی میزبانی کا ان کو شرف حاصل ہوا۔ مالی قربانی میں بھی بہت بڑھی ہوئی تھیں۔ 1950ء میں ایک وقت جماعت پر مالی تنگی کا آیا تو اس وقت حضرت مصلح موعود نے خصوصی تحریک کی تھی جس میں ان کے خاوند شیخ صاحب اپنی آمد کا بڑا حصہ جماعت کے لئے قربان کرتے رہے اور یہ بھی قربانی میں ان کے ساتھ باقاعدہ تھیں۔ نہایت سادہ زندگی گزارنے والی، تکلفات سے پاک خاتون تھیں۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ اکثر خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کا خط لکھنے کی بچوں کو تلقین کرتی رہتی تھیں۔ آپ نے پیچھے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں اور تینتالیس نواسے نواسیاں، پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت امریکہ ہیں اور ہماری جو ویب سائٹ ہے (-) اس کے انچارج بھی ہیں۔ اسی طرح آپ کے داماد رحمانی صاحب یہاں رہتے ہیں وہ بڑا لمبا عرصہ سیکرٹری وصیت بھی رہے ہیں۔ ان کی بیگم جمیلہ رحمانی بھی اپنے حلقے کی سیکرٹری مال اور دوسری خدمات کرتی رہی ہیں یا کر رہی ہیں۔ ایک بیٹے ان کے فرحت اللہ شیخ صاحب نائب امیر فیصل آباد شہر پاکستان میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد اور نسلوں کو بھی جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔

سفرنامہ گوجرانوالہ

18/اپریل 1965ء کو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب بحیثیت صدر انصار اللہ گوجرانوالہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ خاکسار کے علاوہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب، مکرم نسیم سیفی صاحب، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر، مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد، مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب تھے اور ڈرائیور کے طور پر مکرم انور صاحب حیدرآبادی تھے۔

ایک خوشگوار مجلس کے دوران گوجرانوالہ کے ایک معزز دوست نے کہا کہ گوجرانوالہ کی مذمت میں بہت کچھ کہا گیا ہے اب تو اہل گوجرانوالہ نے مہمان نوازی کا کافی ثبوت مہیا کیا ہے۔ ہماری تعریف میں بھی کچھ کہنا چاہئے تو حضور نے خاکسار اور سیفی صاحب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ آپ کچھ لکھیں تو یہ نظم معرض وجود میں آئی۔ (مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب)

انصار کے اک جلسے کے لئے ہم گوجرانوالے جا نکلے
اک جیپ ہماری ناقہ تھی جسے لے کے اہل صفا نکلے

احباب سفر تھے آٹھ نفس یہ احقر ان میں شامل تھا
اور ساتھ ہمارا دینے کو بادل بھی فضا میں آ نکلے

تھے حضرت ناصر میر سفر اور خالد صاحب ہمراہی
اک رنگ ایازی رکھتے تھے اک غزنوی دل آقا نکلے

اک مرد مجاہد اور بھی تھے جن کا ہے ظہور ہرجائی
لیکن وہ رہے بس گوشہ نشیں گویا کہ وہ آبلہ پا نکلے

اس شہر کی شہرت کے باعث احباب سفر سب لرزاں تھے
معلوم نہیں کیا گزرے گی تقدیر ہماری کیا نکلے

احباب سفر کا فیصلہ تھا کہ زاد سفر ہمراہ رہے
تھرماس بھی تھیلے سے نکلے اک پونڈ بھی بسکٹ کا نکلے

سو صدر گرامی رکھتے تھے اک چشمۂ شیریں چائے کا
کیا کہنا اس کی لذت کا ہر گھونٹ پہ دل سے دعا نکلے

تھے بیگ میں سیفی صاحب کے آلو کے پراٹھے بھوک آور
جو رات کو ٹھنڈے ہونے پر بھی مثل گلِ رعنا نکلے

القصہ بڑی تیاری سے ہم سب نے سفر کا عزم کیا
ایسا نہ ہو رہتاسی کی طرح یہ قافلہ بھی بھوکا نکلے

خدشات کہن دل میں لے کر ہم پہنچے تو نقشہ اور ہی تھا
اخلاص و محبت کے پتلے ترحیب کی خاطر آ نکلے

اک چوہدری تھے خورشید احمد اک مرزا تھے انعام الحق
اک بیت الشّمس کے مالک تھے، جو خدمت میں یکتا نکلے

جس شہر کے رہنے والوں کو سمجھے تھے حُسن بے مہر و وفا
اس موقع پر ہر رنگ میں وہ مہمانوں کے شیدا نکلے

اک چائے بیت الشّمس میں تھی دو کھانے ذیلی بستی میں
دعوت کا یہ عالم تھا ہمدم ہر ظرف سے اک مرغا نکلے

میں شرم و حیا میں رہتا مگر احساں کیا خالد صاحب نے
اک لات کھلائی مجھ کو بھی دو لاتیں خود بھی کھا نکلے

رم جھم رم جھم کے عالم میں ہوتا رہا جلسہ بھی اپنا
ہم میں سے جو عالم فاضل تھے تقریر وہ اپنی اڑا نکلے

تھا صدر گرامی کا خطبہ توحید خدا کے عنواں پر
گو ایک ہی تھا مضمون مگر نکتے کئی اس کے سوا نکلے

تھا نام ہمارا بھی شامل فہرست خطیباں میں لیکن
ہم نظم سنانے پر ہی رہے اور شاعروں میں پھر جا نکلے

نیرنگی گوجرانوالہ میں دوپہر سے آخر رات ہوئی
کچھ اہل نظر بے تاب ہوئے کب ربوہ کی ناقہ نکلے

اخلاص و محبت کی پینگیں کچھ لمبی ہوتی جاتی تھیں
بالآخر گوجرانوالہ سے ہم جیپ پہ بہر خدا نکلے

تاریکی و باراں کا عالم یہ پوچھئے انور صاحب سے
اس دورۂ گوجرانوالہ میں جو ہر فن کے مولا نکلے

شبّیر یہ شیریں یاد سفر بنتی ہے نشاط دل اکثر
رہتی ہے لگن یہ شام و سحر کب قافلہ پھر ویسا نکلے

درخواست دعا

مکرم نوید احمد طاہر صاحب ٹورانٹو کینیڈا تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ زبیدہ رشید صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سابق صدر دارالنصر وسطی ربوہ کے گھٹنوں کا آپریشن کینیڈا میں ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد شریف گھمن صاحب صدر محلّہ نصرت آباد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے محلّہ کے بزرگ محترم کرم دین صاحب (ر) معلم وقف جدید کو دل کی تکلیف ہوئی ہے۔ اینجیوگرافی کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں تین سٹنٹ ڈال دیئے گئے ہیں۔ حالت پہلے سے کافی بہتر ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفاء عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

نمک کی زیادتی نقصان دہ ہے

نمک عموماً کانوں سے ڈھیلوں کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس کا رنگ ابتدائی طور پر سفید، سرخ یا کبھی کبھار سیاہ بھی ہوتا ہے۔ اس کی سائنسی شکل سوڈیم کلورائیڈ کہلاتی ہے اور یہ سوڈیم کلورین سے مل کر بنتی ہے۔ نمک کھانے کے علاوہ ادویہ سازی اور مختلف صنعتوں میں بھی عام استعمال کیا جاتا ہے۔

ماہرین صحت کی رائے کے مطابق کھانے میں نمک کی زیادتی انسانی صحت کیلئے بے حد نقصان دہ ہے۔ نمک کے زیادہ استعمال سے خون کی نالیوں میں سختی پیدا ہونے کے ساتھ دوران خون بھی تیز ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیشتر معالج نمک کے زیادہ استعمال سے منع کرتے ہیں۔ ماہرین صحت کی رائے کے مطابق انسانی جسم میں 1000 گرام نمک موجود ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں انسانی جسم کو ایک دن میں صرف ڈیڑھ گرام نمک کی ضرورت ہوتی ہے۔ امریکی محققین کے مطابق ایک انسان کو دن میں صرف ایک چائے کا چمچ نمک استعمال کرنا چاہئے کیونکہ اس سے زیادہ کا استعمال آپ کی صحت کو متاثر کرسکتا ہے۔

(روزنامہ اوصاف 17 فروری 2016ء)

☆......☆......☆

درخواست دعا

مکرم رانا عثمان طاہر صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ (حال مقیم جرمنی) اہلیہ مکرم رانا خورشید اختر صاحب مرحوم گردوں میں انفیکشن اور دل کے عوارض کی وجہ سے علیل ہیں، کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ

ہر شخص حسب توفیق اپنے بچوں کی شادی کے موقعہ پر سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ کرتا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر ان احباب کو بھی یاد رکھئے جو الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے نام روزانہ اخبار جاری کروا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کیجئے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 24 مئی

طلوع فجر	3:30
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:06
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	36 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	24 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

24 مئی 2016ء

6:40 am	حضور انور کا دورہ سپین 30-اپریل 2013ء
8:10 am	خطبہ جمعہ 2 جولائی 2010ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:05 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 20 مئی 2016ء (سندھی ترجمہ)
11:15 pm	گلشن وقف نو

بات ہے کوالٹی کی ہمارے ہاں۔ پرنٹ لان، شفون دوپٹہ لان، بوتیک لان، اور تمام برانڈ کی ریپلکا لان دستیاب ہے
خالد کلاتھ اینڈ برقعہ ہاؤس
0322-7815164

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213 موبائل: 0333-5497411

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
عام گیزر، الیکٹرک اینڈ گیس گیزر، فین کولر، بلور کولر، عام کولر، ہائی پریشر گیزر انسٹا گیزر اور ہر قسم کے پنکھے دستیاب ہیں۔
طالب دعا: ناصر احمد 0300-4026760
فیکٹری 265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35118096,042-35114822:

مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر، لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

مطب حکیم عبدالسمیع حامی فاضل والجراحت
اوقات صبح 9 بجے تا 1 بجے شام 5:30 تا 8:30 بجے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6211434,6212434
ناغہ بروز جمعۃ المبارک

وردہ فیبرکس چیلنج ریٹ پر
پیش کرتے ہیں ایک تاریخی پیکج
Replica Lawn 2016
ثناء صفی ناز۔ ماریہ بی۔ گل احمد۔ Oriannt
کھڈی۔ نشاط۔ کرزما Aul, Alishba، لاکھانی
موٹوز، الکرم، ELAN، فردوس، Zainab Chottani
Dawood Kurti, Motifz
اب حاصل کریں -/1750 روپے
مکمل گارنٹی کے ساتھ۔ لان A class

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
==============
After Study get P.R Only With IELTS or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
EC Education Concern
Student can contact us from any city & any country
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

سکائی نیٹ ورلڈ وائیڈ انٹرنیشنل
کینیڈا، آسٹریلیا، جرمنی، U.K کے پارسلوں کی ترسیل پر حیرت انگیز کمی۔ پارسل ڈیلیوری 3 سے 4 دن میں سکائی کی رسید ہی اس کا Tracking نمبر ہے۔
سکائی نیٹ آفس اقصیٰ چوک ربوہ
جاوید اقبال: 0334-6365127,0476215744

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

FR-10